سوال

(198) جذعۃ (کھیرا) جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء اہل حدیث مسئلہ مندرجہ ذیل میں وہوہذا : اب تک جماعت اور علماء اہل حدیث کا عمل درآمد اس پر رہا ہے کہ ادنت جانور کی قربانی غلط اور ناجائز ہے مگر اب ایک اہل حدیث مولوی نے فتوی دینا شروع کردیا ہے کہ سال بھی سال سے زائد کا خصی جو اپنے گھر کا ہو بلا دانتہ پھر بھی بلاریپ وشک قربانی کیا جاسکتا ہے اور ثبوت میں فتاوی نذیریہ پیش کرتے ہیں اور مرعوب کرنے کیلئے جناب میاں صاحب کا نام لیتے ہیں کہ تما علمائے اہل حدیث کے استاذ ہیں اور انہوں نے یہ فتوی دے رکھا ہے تو پھر جائز ہونے میں کیا کلام ہوسکتا ہے ۔ اور عوام اپنی سہولت کے پیش نظر ادنت ہی کی قربانی کرنے لگے ہیں حالاں کہ یہ مولوی صاحب ایک مدرسہ کے ناظم ہیں اور اپنے اشتہار میں مسئلہ یوں لکھتے ہیں : قربانی کا جانور دانت والا ہونا چاہیے یعنی : اس کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر دوسرے دانت نکلے ہوں جب یہ اشتہار ان کے سامنے پیش کیا گیا تو کہنے لگے کہ : اشتہار میں تو ایسا ہی لکھا جائے گا لیکن مسئلہ لوگوں کو یوں بتلایا جائے گا ۔

آپ سے التجا ہے کہ شرعا جو حکم تحریر کریں فتاوی نذیریہ پیش نظر رکھتے ہوئے لکھیں کہ جناب میاں صاحب نے ایسا فتوی کیوں دیا ؟ نیز ایسے درخے مولوی کی کون سی بات مانی جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حنفیہ کے نزدیک قربانی کے جانور میں عمر کا اعتبار ہے دودھ کے دانت گرنے کا لحاظ نہیں ہے اس لئے ان کے نزدیک ایک سال کے بکرے دوسال کی گائے بھینس پانچ سال کے اونٹ کی قربانی جائز ہے اگرچہ وہ دانت ہوں لیکن حق وصواب یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں دودھ کے دانت (دندان پیش) کے گرنے اوراس کی جگہ پر دوسرے دانت کے نکلنے کا اعتبار ہے عمر اور سن کا لحاظ نہیں ہے اس لئے ادنت بکرے گائے اونٹ کی قربانی جائز نہیں ہوگی خواہ ان کی عمر کچھ بھی ہو۔

تمام اہل لغت شراح حدیث اصحاب غریب الحدیث ابن الاثیر الجزری ابن قتیبہ زمخشری ازہر فیومی مجدالدین فیروزآبادی جوہری صاحب لسان العرب صاحب تاج العروس مطرزی حنفی صاحب المغرب ابن سیدہ اصمعی ابوزید الانصاری ابوزید الکلابی ابوعبید ابن عبدالبر زرقانی داودی ابوالولید الباجی حافظ ابن حجر صاحب صراح سندی حنفی ابن عابدین شامی حنفی شیخ شیخ عبدالحق دہلوی حنفی دمیری وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے کہ مسنہ اورثنیہ ایک چیز ہے اوراس کا معنی ہے وہ جانور جس کے اگلے دونوں دانت ثنایا دندان پیشین) گرچکے ہوں ۔ پس قربانی کے جانور میں دندان پیشین کے گرنے کا ہی لحاظ ہوگا عمر کا اعتبار نہیں ہوگا اورچوں کہ واقع میں ایسا ہوتا ہے کہ بکرے کے دودھ والے اگلے دونوں دانت اس وقت گرتے ہیں ۔ جب وہ ایک برس کا ہوکر دوسرے برس میں داخل ہوچکا ہوتا ہے اور گائے کے تیسرے برس میں اوراونٹ کے چھٹے برس میں داخل ہونے کے بعد گرتے ہیں جیسا کہ صاحب

لسان العرب جوہری ابن سیدہ فیومی صاحب صراح وغیرہ لکھتے ہیں : ویکون ذلک (ای القا الثنیۃ) فی الظلف والحافر فی السنۃ الثالثۃ وفی الخف فی السنہ السادستۃ (وفی المعزفی الثانیۃ) اس لیئے بعض لوگوں کواس سے یہ غلط فہمی ہوگی کہ قربانی کے جانور مسنہ اور ثنی کے معنی ومفہوم مین عمر کا لحاظ ہوگا۔ حالاں کہ ان اصحاب لغت کا مقصود مسنہ اور ثنی کا معنی بیان کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے مفہوم کے تحقق کا غالبی وقت وزمانہ کا بیان کرنا مقصود ہے اوردندان پش کے گرنے میں موسم اور آب وہوااور محل وقوع کا کافی دخل ہے اختلاف آپ وہواو موسم کی وجہ سے یہ دانت ایک ہی قسم کے جانور میں بہت آگے پیچھے گرتے ہیں اس لیئے وقت بیان کرنے میں یہ اصحاب لغت ویکون ذلک فی الظلف الخ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اوراس لیئے ان کے درمیان وقت کے بیان کرنے میں اختلاف بھی ہے اورچنانچہ کچھ لوگ ثنیہ کی عمر ذوات ظلف وحافر دونوں میں تیسرا سال بتاتے ہیں اور مطرزی حنفی صاحب المغرب ذوات ظلف میں تیسرا سال اورذوات حافر میں چوتھا سال بتاتے ہیں۔

بہر حال قربانی کے جانور میں عمر کا لحاظ غلط فہمی پر مبنی ہے اور حنفیہ میں صاحب ہدایہ وغیرہ نے اس بارے میں تقلید جوکچھ لکھا ہے اسی غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں اورفتاوی نذیریہ میں محولہ فتوی بھی اسی ناقص تحقیق پر مبنی ہے اہل حدیث کسی بڑے سے بڑے عالم کے غیر تحقیقی اوربے دلیل فتوی وقول کوقابل عمل نہیں سمجھتے سولا میں مذکور مولوی صاحب کالپنے تحریر فتوی کے خلاف لوگوں کوزبانی فتوی دینا اس کی شناعت ایک عامی اور غبی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 398

محدث فتویٰ